OPEN ACCESS
Al-Idrak
Research Journal
ISSN (Online): 2789-3227
ISSN (Print): 2789-3235
www.alidrakresearchjournal.com

قرآن اور بائبل میں عورت کو جنسی استحصال سے محفوظ رکھنے کیلئے مشترکہ تعلیمات: تقابلی جائزہ

A comparative study of common teachings in the Qur'an and the Bible to protect women from sexual exploitation

☆Dr. Aurangzeb
Assistant Professor, Department: Study of world religions, Federal Urdu University, Karachi.

Citation:
Aurangzeb, Dr," A comparative study of common teachings in the Qur'an and the Bible to protect women from sexual exploitation."Al-Idrāk Research Journal, 2, no.2, Jul-Dec (2022): 1– 19.

ABSTRACT

In all civilized societies in human history, chastity and good character are appreciated and obscenity is considered bad. In order to save the society from pornography and move on the path of pure peace, many ways are being considered in the world to prevent the increasing sexual crimes. How to prevent humanity from immorality and pornography? Christianity and Islam are the world's major religions with more than half the world's population if the common teachings in these religions on the prevention of immorality and adultery include Women who live in permanent homes, in the veil, and if they are old enough to marry, should marry the right person and follow their husbands and finally, to protect the mind from pornography, to this end, the Qur'an and the Bible also mention the punishments for adultery to avoid adultery. It is hoped that sexual misconduct will be curbed by exposing chastity, marriage and severe punishment for adultery at all levels and spreading awareness among the people through all government-sponsored educational institutions and media.

Key Words: Islam, Christianity, Sexual exploitation, Women, Chastity, Adultery

تمہید

انسانی تاریخ میں تمام متمدن معاشروں میں پاکدامنی اور اچھے کردار کو سراہا جاتا ہے اور فحاشی کو بُرا جانا جاتا ہے۔ معاشرے کو فحاشی سے بچانے اور پاکدامنی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے دنیا میں بڑھتے ہوئے جنسی جرائم کے انسداد کے لیے بہت سے طریقوں پر غور و خوض کیا جارہا ہے کہ کس طرح بدکاری وفحاشی سے انسانیت کو روکا جائے؟۔ عیسائیت اور اسلام دنیا کے بڑے مذاہب ہیں جن کے ماننے والوں کی تعداد تقریباً دنیا کی نصف آبادی

سے زیادہ ہے اگر ان مذاہب میں بدکاری وزنا سے روکنے کے بارے میں مشترکہ تعلیمات میں عورتوں کا مستقل گھروں میں رہنا، پردہ، خاوند کی ماتحتی کرنا، پاکدامی اختیار کرنا، شادی کرنا اور زنا پر سخت سزا دینا مذکورہ ہیں کو ہر سطح پر بیان کرنا اور حکومتی سرپرستی میں جملہ تعلیمی اداروں اور میڈیا کے ذریعہ عوام میں آگئی پھیلانے سے امید ہے کہ جنسی جرائم پر قابو پایا جا سکے۔ زمین پر بسنے والے انسانی آبادی کا نصف سے زائد حصہ عیسائیت اور اسلام کے پیروکاروں پر مشتمل ہے۔ اگر دونوں مذاہب کے ماننے والے انسانی تعظیم اور خواتین کے بارے میں پاکدامنی کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو دنیا میں رونما ہونے والی جان، مالی اور آبروریزی جیسے جرائم سے انسانیت کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ خاص کر عہدِ حاضر میں پردے کے بارے میں مغربی بے جا اعتراضات اور حجاب کو فقط مسلم انتہا پسندی سے تعبیر کرنا حد درجے کی ناانصافی ہے کیونکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آیا پردہ یا حجاب فقط اسلام ہی کا خاصہ ہے یا دیگر مذاہب میں بھی اس کی تعلیمات پائی جاتی ہیں؟ چناں چہ دنیا کا سب سے بڑا مذہب (بحیثیت افرادی قوت)عیسائیت ہے، کی تعلیمات برائے انسانی تعظیم و پردے کو اسلامی تعلیمات کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ دونوں میں اگر مشترکہ تعلیمات ثابت ہو تو بغیر تردد کے کہا جا سکتا ہے کہ اہلِ مغرب کا پردے اور حجاب کو فقط اسلامی تعلیمات کا خاصہ قرار دینا ناانصافی اور اسلام دشمنی کا شاخصانہ ہے۔

ملکی اور بین الاقوامی طور پر اسلام اور عیسائیت میں پردے کو سیاسی، معاشرتی اور مذہبی انتہا پسندی کے حوالے سے متعدد تحریرات کی صورت میں بیان کیا گیا لیکن عورت کی معاشرتی وسماجی حیثیت کے بارے میں قرآن اور بائبل (جو عہد نامہ قدیم وجدید پر مشتمل ہے) کی تعلیمات کی روشنی میں کئی امور مشترکہ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مشترک تعلیمات کو اُجاگر کیا جائے تاکہ معاشرہ پاک دامنی، عفت جیسے افکار کا علمی نمونہ بنے۔ یہی ان دونوں مذاہب کا ہدف بھی ہے۔

عیسائیت کا مختصر تعارف

عیسائی عقیدے کے مطابق مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد عیسائی تعلیمات فقط ان لوگوں پر موقوف تھیں جنہوں نے براہِ راست یسوع سے فیض حاصل کیا تھا۔ ابتداء میں یہ لوگ یسوع کو دشمن کے حوالے کرکے بھاگ نکلے تھے لیکن بعد میں اپنے کیئے پر نادم ہوئے اور اس کی تلافی کا طریقہ یہ اختیار کیا کہ انہوں نے شریعتِ عیسویں کی تنظیم اور اشاعت کی طرف توجہ دینی شروع کر دی۔

چونکہ ان لوگوں نے یسوع کے مصلوب ہونے کے بعد انہیں دوبارہ زندہ دیکھ لیا تھا تو ان میں غیر معمولی ہمت و جرأت سے بدترین حالات میں بھی اپنے عقائد و نظریات کی تبلیغ و تشہیر شروع کی جس میں کئی لوگوں نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور کئی لوگوں نے قید و بند اور مختلف صعوبتیں اٹھائیں جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ ان کے معتقد ہوئے۔ جب تک مبلغین ارضِ فلسطین میں تھے تب تک یہ ایک یہودی اصلاحی جماعت کے طور پر جانی جاتی تھی لیکن جب دعوت کا حلقہ فلسطین کے باہر تک پھیلا تو مختلف اقوام و مذاہب کے لوگ ان درویش صفت لوگوں کے عقیدت مند ہوئے تو ضرورت اس امر کی شدت سے محسوس ہوئی کہ اس جماعت کی پہچان و عقائد کو مرتب کیا جائے لہذا اس جماعت کو یسوع کے علاقے ناصرہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے، "نصرانی" (Nazoraoi, Nazarites or Nazaraeans) کہا جانے لگا۔ اسی طرح اس جماعت کے متبعین اور ائمہ، درویشوں اور فقراء کی طرح زندگی بسر کیا کرتے تھے لہذا انہیں عبرانی لفظ "ابیونیم "(Ebionim) سے بھی موسوم کیا جاتا جس کے معنی "غربت و فقر" کے ہیں۔[1]

عیسائی مبلغین کی انتھک محنت اور اس دین کے پیروکاروں میں بہت تیزی سے اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس مذہب کے فرقوں اور مختلف الانواع عقائد و کتب میں بھی اضافہ ہونے لگا۔ رومی سلطنت میں ابتدائی طور پر عیسائی مذہب پر پابندی تھی لیکن بعد میں رومی عیسائی مذہب سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اس مذہب کے علاوہ دیگر مذاہب پر پابندی لگادی اور سرکاری سطح پر اس مذہب کے معاملات میں اصلاحی اقدامات کیئے گئے۔ دوسری صدی عیسوی تک اناجیل کے متعدد نسخے تیار کیئے گئے لیکن ان میں سے چار (متی، مرقس، لوقا اور یوحنا) پر اکثر عیسائی رہنماؤں نے اتفاق کیا بعد از آں اس چار منتخب نسخوں کے ساتھ کچھ رسولوں کے خطوط اور پیشن گوئیوں کو شامل کر کے ۲۷ کتب کے مجموعہ کو عہد نامہ جدید کے عنوان سے عہد نامہ قدیم کے ساتھ ملا کر کتابِ مقدس کا نام دیا گیا۔

تقریباً چوتھی صدی عیسوی میں عہد نامہ جدید و قدیم متعدد کونسلوں کے انعقاد کے بعد پائے تکمیل تک پہنچا جس کی پرزور تشہیر کی گئی۔ رومی اصل میں بت پرست تھے اور ان میں دیوی اور دیوتاؤں کی پرستش عام تھی لیکن اکثریت رومی باشندوں نے عیسائیت قبول کرلی اور عیسائی مقتدیٰ کے فیصلے رومی حکمرانوں پر اثرانداز ہونے لگے۔ بالآخر قسطنطنیہ کے بادشاہ نے عیسائی مذہب قبول کر لیا یوں عیسائیت کو عالمی سطح پر شہرت ملی۔

[1] John M.Robertson, A Short History Of Christianity, Watts & Co, London, 1902, P#6-8

عیسائیت کے بنیادی عقائد

عیسائی مذہب کے عقائد میں تخلیقِ آدم علیہ السلام[1] اور پیدائشِ حوّا علیھا السلام[2]، انبیاء سابقین[3] اور آئندہ[4]، فرشتے[5]، عذابِ قبر[6]، آخرت، جنت و جہنم[7] وغیرہ جیسے عقائد اسلامی عقائد سے مشترک ہیں لیکن عقیدہ تثلیث[8]، عقیدہِ کفارہ روح القدس[9]، بپتسمہ[10]، مصلوبیتِ مسیح[1]، اسلامی تعلیمات کے یکسر منافی ہیں۔

---

[1] عہد نامہ قدیم: کتاب پیدائش: باب ۲، شمارہ ۷

Old Testament: Book of Genesis: Chapter 2, Number

[2] عہد نامہ قدیم، کتاب پیدائش: باب ۲، شمارہ ۲۴ تا ۲۰

Old Testament, Book of Genesis: Chapter 2, Numbers 24-20

[3] عہد نامہ قدیم، یسعیاہ، باب ۴۴، شمارہ ۲۶

Old Testament, Isaiah, Chapter 44, Number 26

[4] عہد نامہ قدیم: کتاب ملاکی: باب، ۳، شمارہ ۱

Old Testament: The Book of Malachi: Chapter 3, Number 1

[5] لوقا: باب ۱، شمارہ ۳۵

Luke: Chapter 1, verse 35

[6] عہد نامہ قدیم: کتاب ایوب، باب ۲۴، شمارہ ۱۹

Old Testament: Book of Abub, Chapter 24, Number 19

[7] عہد نامہ قدیم: کتاب امثال، باب ۱۵، شمارہ ۱۰ اور ۱۱

Old Testament: Book of Proverbs, Chapter 15, Numbers 10 and 11

[8] متی، باب ۱۴، شمارہ ۳۳ اور یوحنا ۱، باب ۴، شمارہ ۴ اور ۱۵

Matthew, chapter 14, verse 33 and John 1, chapter 4, verse 4 and 15

[9] یوحنا ۱، باب ۴، شمارہ ۴ اور ۱۵

John 1, chapter 4, numbers 4 and 15

[10] متی: باب ۲۸، شمارہ ۱۹

عیسائیت کے بنیادی مأخذ اور مقدس مذہبی لٹریچر

عیسائیت میں مذہبی طور پر اصل الاصول مأخذ ان تعلیمات کو سمجھا جاتا ہے جو یسوع پر نازل ہوئی تھیں لیکن اس وقت کے نامساعد حالات کے سبب یسوع کے بعد اسے مرتب نہ کیا گیا، بلکہ سینہ بسینہ اس کی تعلیمات دی جاتی رہی اور اس میں کئی تشریحی کلمات کی شمولیت نیز لفظی تعبیرات کی جگہ معنوی روایات کے سبب بہت سی تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں۔ لیکن تقریبا چوتھی صدی تک اسے مکمل مجموعہ کتابِ مقدس کے عنوان سے مرتب کر لیا گیا۔ جس کا پہلا حصہ عہد نامہ قدیم کے عنوان سے ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ سے قبل کے انبیاء کی تعلیمات ہیں[2] جبکہ دوسرے حصے میں چار اناجیل متّی، مرقس، لوقا، اور یوحنا کی اناجیل کے ساتھ چند رسولوں کے خطوط و تعلیمات اور پیشن گوئیوں کو بھی شامل کیا گیا اور اس مجموعے کو عہد نامہ جدید کے عنوان دیا گیا ہے اِس کے ۲۷ کتاب ہیں۔

اسلام کا تعارف

اسلامی تعلیمات کے مطابق دنیامیں اسلام حضرت آدمؑ کے دنیا میں آنے سے ہوا اور پھر یہی اسلام اپنے ارتقائی سفر طے کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اور پھر اسلام کی تکمیل حضرت محمد ﷺ پر ہوئی اور اسلامی بنیادی عقیدہ دراصل توحید[3]، رسالت[4] اور حضرت محمد ﷺ پر ختم نبوت[1]، فرشتوں، کتب سماویہ[2]، اچھی یا بری

Matthew: Chapter 28, Number 19

[1] لوقا، باب ۲۳، شمارہ ۴۶ اور رومیوں، باب ۳، شمارہ ۲۲ تا ۲۵

Luke, chapter 23, verse 46 and Romans, chapter 3, verses 22-25

[2] متی، باب ۵، شمارہ ۱۷ اور ۱۸

Matthew, chapter 5, verses 17 and 18

[3] سورہ انعام: ۱۶۲، ۱۶۳

Surah Inam: 162, 163

[4] سورہ نساء: ۶۴

تقدیر اللہ کی طرف سے ہونا[3]، آخرت[4] اور موت کے بعد زندہ ہونے[5] پر مشتمل ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ عقائد تقریباً تمام انبیاء اور ان کے شریعتوں کے لیے یکساں رہے لیکن مقتضائے حال کے پیشِ نظر مذکورہ اعتقاد میں سے جس بات کا فقدان جس قوم میں زیادہ ہوتا تو انہیں اس عقیدے کی اصلاح کے لیے پر زور تعلیمات دی جاتی تھیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں سابقہ انبیاء کے قصص سے یہ بات مستفاد ہے۔ لیکن مذکورہ عقائد میں سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے یعنی کسی ایک عقیدہ کو انکار کرنے سے سو فیصد مسلمان نہیں کہلائے گا[6]۔ ایسا نہیں کہ جتنے عقائد پر ایمان لائے اتنے فیصد مسلمان ہو۔

Surah Nisa: 64

[1] سورہ احزاب:۴۰

Surah Ahzab: 40

[2] سورہ بقرہ:۲۸۵

Surah Baqarah: 285

[3] سورہ قمر:۴۹

Surah Qamar: 49

[4] سورہ بنی اسرائیل:۱۰

Surah Bani Israel: 10

[5] سورہ جاثیہ:۲۶

Surah Jastia: 26

[6] کشمیری، محمد انور شاہ (متوفی:۱۳۵۳ھ)، اکفار الملحدین فی ضروریات الدین، طبعہ ثالثہ، المجلس العلمی پاکستان، ۱۴۲۵ھ، ص ۱۲۴

Kashmiri, Muhammad Anwar Shah (died: 1353 AH), Akfar al-Muhidin fi Anyad al-Din, third edition, Al-Jals Ulami Pakistan, 1425 AH, p. 124

دینِ اسلام کے بنیادی مأخذ

دینِ اسلام کی بنیاد وحی کی تعلیمات پر ہے جس کی دو اقسام ہیں، وحی متلو یعنی قرآن کریم اور دوسری وحی غیر متلو جسے حدیث سے موسوم کیا جاتا ہے، دونوں ہی لازم و ملزوم ہیں، کیونکہ کہ قرآن کریم کے مجمل احکامات کی توضیح اور عملی نمونہ دراصل افعال و اقوالِ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ لہٰذا دین اسلام کے بنیادی مأخذ قرآن[1] و سنت[2] ہوئے۔

عفت و پاکدامنی کی مشترکہ تعلیمات

اسلام اور عیسائیت کی انسانی اچھے اخلاقیات پر مشتمل تعلیمات قدرِ مشترک ہیں نیز دونوں مذاہب میں انسانیت کی تعظیم اور خاص کر عورت کی عفت و پاکدامنی کے حوالے سے بہت سی تعلیمات کا ماحاصل تقریباً یکساں ہے۔ عیسائی مذہب میں انسان کے ساتھ پیار اور محبت کی فضاء کو پروان چڑھانے کی پرزور تعلیمات دی گئی ہیں۔ جس کی رو سے معاشرے کا ہر فرد خواہ وہ نیک ہو یا بد دونوں کے لیے صراصر خیر خوائی کی تعلیمات ہیں۔ گناہگاروں کو شفقت و الفت سے نیکی کی راہ پر لانے اور معاشرے میں آداب پر مبنی تعلیمات عمدہ معاشرتی منظر پیش کرتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ برائیوں کے انسداد کے لیے بھی نرمی اور صبر و تحمل کی راہ اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ شیطان انسان کو اس کے سفلی و جنسی جزبات سے مغلوب کرتے ہوئے فحاشی و بدکاری کے ذریعہ عفیف معاشرے کو فحاشی سے غبار آلود کرنے کے لیے مختلف زاویوں اور طریقوں سے اُبھارتا ہے لہٰذا دین اسلام اور عیسائیت میں خواتین کو کچھ احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کو کہا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ خود اپنی عزت محفوظ کر سکتی ہیں اور معاشرے کو بھی بہت سی بُرائیوں سے بچا سکتی ہیں۔ ایسی مشترکہ تعلیمات درج ذیل ہیں۔

---

[1] سورہ نساء: ۱۰۵

Surah Nisa: 105

[2] سورہ نساء: ۸۰

Surah Nisa: 80

ا۔گھر میں ٹھہرنا

عورت کے لفظی معنی پوشیدہ رکھنے والی شے کے ہیں،لہذا، جب ایک فطری امر ہے کہ اجنبی مرد وخواتین ایک دوسرے کی طرف جنسی اعتبار سے مائل ہوتے ہیں، تو اگر عورت گھروں میں رہیں تو مرد وزن کے باہم اختلاط کو کم سے کم کیا جاسکتا ہے جس کے نتیجے میں معاشرے کی پاکدامنی مستحکم ہو گی۔ اسی مقصد کے لیے بائبل میں مذکور ہے۔

تا کہ جوان عَورتوں کو سِکھائیں کہ اپنے شَوہروں کو پیار کریں۔ بچّوں کو پیار کریں۔ اور مُتّقی اور پاک دامن اور گھر کا کاروبار کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شَوہر کے تابع رہیں تا کہ خُدا کا کلام بدنام نہ ہو۔[1]

عورت کی ذمہ داری اس طور پر لازم گئی ہے کہ وہ اپنے گھر رہتے ہوئے تو خاوند کی خدمت، بچوں کی تعلیم وتربیت پر مکمل توجہ دیں اور گھر میں بھی اپنی عفت وپاکدامی کی حفاظت کرنے والی ہو۔ جبکہ قرآن کریم میں بھی یہی ترغیب یوں دی گئی ہے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ.[2]

اور (تم عورتیں) اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت کے دنوں میں زیب وزینت کی نمائش کی جاتی تھی اس طرح اظہار زینت نہ کرو۔

قرآنی تعلیمات کے مطابق بھی عورت کو گھریلو افعال کی ادائیگی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری رتعالیٰ ہے۔

فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ.[3]

---

[1] ططس: ۲، ۵۔

Tutus: 2, 5.

[2] قرآن: ۳۳، : ۳۳۔

Quran: 33,: 33.

[3] قرآن: ۴، : ۳۴۔

Quran: 4, 34.

تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ فرماں بردار ہوتی ہیں اور ان (شوہروں) کے پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں مال و آبرو کی خبر داری کرتی ہیں۔

اگر مقصود عفت و پاکدامنی کا حصول ہے تو گھر ٹھہرنے کی تاکید ہونی چاہیے اور اسی طرف ترغیب دی گئی ہے بائبل میں جبکہ قرآن کریم میں مقتضاء کے موافق زیادہ سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ انہیں گھریلو ذمہ داریوں کا پابند بنایا گیا تاکہ عفت و پاکدامنی کا حصول بآسانی ہو سکے۔ گھروں میں ٹہرتے ہوئے کبھی اگر باہر جانے کی اشد ضرورت ہو تو پردے کے ساتھ عورت کو باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔

۲۔ پردہ

پردہ ایک دینی حکم ہے اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجاآوری سے ہے اور اس حکم کی علت معاشرے میں عفت و پاکدامنی کو فروغ دینا ہے۔ جب کوئی عورت اپنے فطری محاسن اور قدرتی یا مصنوعی زیب و زینت کے ساتھ مردوں کے درمیان آئے گی تو لازماً فتنے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے لہذا اگر عورت اپنے فطری محاسن کو بھی ایسے لباس میں ملبوس کرے کہ جس سے مرد باوجود نظر پڑھنے کے بھی مائل نہ ہوں تو اسے پردہ کہا جاتا ہے۔ عیسائیت میں پردے کے حوالے سے دوپٹہ اور اوڑھنی کی خصوصی طور پر ترغیب دی گئی ہے جیسا کہ بائبل میں مذکور ہے۔

اور جو عورت بے سر ڈھکے دعاء نبوت کرتی ہے وہ اپنے سر کو بے حرمت کرتی ہے۔ کیونکہ وہ سر منڈی کے برابر ہے۔ اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو بال بھی کٹائے۔ اگر عورت کا بال کٹانا یا سر منڈانا شرم کی بات ہے تو اوڑھنی اوڑھے۔[1] عیسائی تعلیمات کے مطابق عورتوں کو ہمہ وقت اوڑھنی اوڑھنی چاہیے اور بال لمبے رکھنے کا بھی حکم دیا گیا ہے تاکہ بال بھی عورت کے پردے کا باعث ہو۔ چناں چہ بائبل میں درج ہے۔

[1] ا۔ کرنتھیوں، باب ۱۱، شمارہ ۳تا۷

1 Corinthians, Chapter 11, Numbers 3-7

اور اگر عورت کے لمبے بال ہوں تو اس کی زینت ہے کیونکہ بال اسے پردہ کے لیے دیئے گئے ہیں۔[1] عورت کے محاسن اور خاص کر جنسی اعتبار سے مائل کرنے والے اعضاء کو پوشیدہ رکھنا پردے کا مقصد ہے اسی مقصد کے حصول کے لیے قرآن کریم میں بنسبت بائبل کے پردے کا حکم زیادہ تاکید کے ساتھ دیا گیا ہے جس کی رو سے مکمل زیبائش کو مخفی رکھنا ہے یعنی اگر لباس میں مائل کرنے کا عنصر ہے تو اس لباس کو بھی چہرے سمیت ڈھکنے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا قرآن میں فرمانِ الٰہی ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزۡوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ يُدۡنِينَ عَلَيۡهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّۚ ذَٰلِكَ أَدۡنَىٰٓ أَن يُعۡرَفۡنَ فَلَا يُؤۡذَيۡنَۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورٗا رَّحِيمٗا.[2]

"اے پیغمبر ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ باہر نکلا کریں تو اپنے چہروں پر چادر لٹکا کر گھونگھٹ نکال لیا کریں۔ یہ چیز ان کے لیے موجب شناخت و امتیاز ہو گی تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ہے۔"

خواتین اوڑھنیاں سر سے پیچھے کی طرف لٹکایا کرتیں تھیں، تو انہیں حکم دیا گیا کہ دوپٹہ سے سینے کو ڈھکیں تاکہ مرد کی میلانیت نہ ہو۔ چناں چہ حکم ہے۔

وَلۡيَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّۖ[3]

اور عورتوں کو چاہیے کہ اپنے دوپٹے کو اپنے سینوں پر ڈال دیں۔

[1] ا۔ کرنتھیوں، باب ۱۱، شمارہ، ۱۴ اور ۱۵

1. Corinthians, chapter 11, verses 14 and 15

[2] قرآن: ۳۳، ۵۹۔

Quran: 33, 59.

[3] قرآن: ۲۴، ۳۱۔

Quran: 24, 31.

عیسائیت میں پردے کی ترغیب دی گئی ہے اور اوڑھنیاں لینے پر تاکید کی گئی ہے جبکہ اسلام میں عورت کو بوقتِ ضرورت باہر نکلنے یا اجانب سے معاملات کرنے کے لیے مکمل چادر لپیٹنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ عفت و پاکدامنی زیادہ محفوظ رہے۔

۳۔ خاوند کی ماتحتی

عورت کو باہر کی ذمہ داری کا مکلف نہیں بنایا گیا بلکہ خاوند کو عورت کی ضروریات جیسے کھانا، پینا، پہنا اور رہائش کے انتظام کا حکم دیا گیا ہے تاکہ عورت عزت کے ساتھ گھر میں رہ سکے اور اپنی معاشرتی گھریلو ذمہ داریاں ادا کر سکے اس مقصد کے لیے عورت کو اپنے خاوند کی ماتحتی اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، ظاہر ہے کہ جب عورت کی توجہ اپنے خاوند کی اطاعت کی طرف مرکوز ہو تو غلط مراسم کی طرف ذہن جانے سے حفاظت ہوتی ہے، چناں چہ بائبل میں مذکور ہے۔

> اَے بِیویو! اپنے شَوہروں کی اَیسی تابِع رہو جَیسے خُداوند کی۔ کیونکہ شَوہر بِیوی کا سر ہے جَیسے کہ مسِیح کلِیسیا کا سَر ہے اور وہ خُود بدن کا بچانے والا ہے۔ لیکن جَیسے کلِیسیا مسِیح کے تابِع ہے وَیسے ہی بِیویاں بھی ہر بات میں اپنے شَوہروں کے تابِع ہوں[1]۔

ایک اور مقام پر یوں حکم دیا گیا ہے۔

> اَے بِیویو! جَیسا خُداوند میں مُناسِب ہے اپنے شَوہروں کے تابِع رہو[2]۔

قرآن کریم کے مطابق۔

ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْض وَبِمَآ أَنفَقُواْ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ ۚ فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ[1].

---

[1] افیسیوں:۵،:۲۲تا۲۴

Ephesians 5:22-24

[2] کلیسیوں:۳،:۱۸

Ecclesiastes: 3:18

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لیے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ فرماں بردار ہوتی ہیں اور ان کی پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت میں مال و آبرو کی خبر داری کرتی ہیں۔

قرآن میں نہ صرف عورت کو اپنے خاوند کے ماتحتی کا حکم دیا ہے بلکہ علت بھی بتلایا ہے کہ وہ عورت کے ضروریات پوری کرنے کے سبب گھر اور خاندان کے ادارے میں سبر براہ بننے کا مستحق ٹھہرا ہے۔

۴۔ عفت و پاکدامنی اختیار کرنا

معاشرتی پاکدامنی کا حصول تب ہی ممکن ہے کہ جب پاکدامنی کے تقاضوں کو معاشرے کا ہر صنف یعنی مرد و عورت دونوں بجالائیں، لہٰذا ایسے مقدس رشتوں کو بطورِ معیار مقرر کیا گیا کہ جن کی طرف جنسی جذبات مائل نہیں ہوتے جیسا کہ بائبل میں مذکور ہے۔ کسی بڑے عمر رسیدہ کو ملامت نہ کر بلکہ باپ جان کر نصیحت کر۔ اور جوانوں کو بھائی جان کر اور بڑی عمر والی عورتوں کو ماں جان کر اور جوان عورتوں کو کمال پاکیزگی سے بہن جان کر۔[2]

مع ہذا چوں کہ نوجوان طبقہ زیادہ خواہشات کی طرف مائل ہونے والا ہوتا ہے تو انہیں خاص کر پاکدامنی کا حکم اس طور پر دیا گیا ہے کہ۔ جوانی کی خواہشوں سے بھاگ اور جو پاک دِل کے ساتھ خُداوند سے دُعا کرتے ہیں اُن کے ساتھ راست بازی اور اِیمان اور مُحبّت اور صُلح کا طالِب ہو۔[3]

حرام کاری سے بھاگو۔ جتنے گناہ آدمی کرتا ہے وہ بدن سے باہر ہیں مگر حرام کار اپنے بدن کا بھی گنہگار ہے۔[1]

---

[1] قرآن: ۴، ۳۴۔

Quran: 4, 34.

[2] کتاب تیمتھیس ا: باب ۵ شمارہ، ا، اور ۲

The Book of Timothy 1: Chapter 5 Numbers, 1, and 2

[3] ۲ تیمتھیس: ۲، ۲۲۔

2 Timothy 2:22.

جیسا کہ بائبل میں بدکاری سے بھاگنے کی ترغیب دی گئی ہے ویسا ہی قرآن میں مذکور ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا .[2]

اور زنا کے پاس بھی نہ جانا کہ وہ بے حیائی ہے اور بُری راہ ہے۔

قرآن کریم میں معاشرے کے دونوں اصناف (مرد و زن) کو یوں حکم دیا گیا ہے۔

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَٰرِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ.....[3]

اور مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ ان سے خبردار ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگائیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش یعنی زیور کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں کھلا رہتا ہو۔ اور سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنی آرائش ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوند کے لیے۔۔۔

باہم مسلمانوں کو اخوت کے رشتے میں جوڑا گیا تا کہ رشتوں کی تعظیم واحترام سے بدکاری کا انسداد کیا جاسکے۔

---

[1] ا۔ کرنتھیوں: ۶، ۱۸۔

1 Corinthians: 6, 18.

[2] قرآن: ۱۷، ۳۲۔

Quran: 17, 32.

[3] قرآن: ۲۴، ۳۱،۳۰۔

Quran: 24, 30, 31.

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ[1] تمام مسلمان آپس میں بھائی، بھائی ہیں۔

لیکن یہ اخوت کا رشتہ مسلمان خواتین کے لیے اسلام کے رشتے کے پیشِ نظر بھائی بہن کا بھی ہے[2]۔ اسی طرح والد کی طرح بڑے بھائی اور والد کے رشتہ داروں اور والدہ کے رشتہ داروں کو بھی والدہ کی طرح تعظیم کا حکم دیا گیا ہے جبکہ تمام بزرگوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کا برتاؤ کرنے کا اسلام نے حکم دیا ہے۔

۵۔ شادی کرنا

عفت و پاکدامنی کی تحفیظ کے لیے ایک امر بیاہ ہے جس میں مرد و زن ایک دوسرے سے اپنی فطری جنسی ضرورت پوری کرتے ہیں تاکہ یہ عمل حلال اور جائز طریقے پر انجام پائے اور زنا اور بدکاری کی طرف میلانیت نہ ہو۔ عیسائی مذہب میں بہتر تو یہی ہے کہ نکاح ہی نہ کیا جائے اور پاکدامنی کے ساتھ لڑکا کنوارہ اور لڑکی کنواری رہے لیکن اگر بدکاری کا اندیشہ ہو تو شادی کرنا بہتر ہے جیسا کہ بائبل میں مذکورہ ہے۔

جو باتیں تم نے لکھی تھیں ان کی بابت یہ لے۔ مرد کے لیے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھُوئے۔ لیکن حرام کاری کے اندیشہ سے ہر مَرد اپنی بیوی اور ہر عَورت اپنا شَوہر رکھّے۔ شَوہر بیوی کا حق ادا کرے اور وَیسا ہی بیوی شَوہر کا۔ بِیوی اپنے بدن کی مُختار نہیں بلکہ شَوہر ہے۔ اِسی طرح شَوہر بھی اپنے بدن کا مُختار نہیں بلکہ بیوی۔[3]

بِیویاں کرو تاکہ تُم سے بیٹے بیٹِیاں پَیدا ہوں اور اپنے بیٹوں کے لئے بِیویاں لو اور اپنی بیٹِیاں شَوہروں کو دو تاکہ اُن سے بیٹے بیٹِیاں پَیدا ہوں اور تُم وہاں پَھلو پُھولو اور کم نہ ہو۔[1]

---

[1] قرآن: ۴۹: ۱۰۔

Quran: 49, 10.

[2] ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث سجستانی (متوفیٰ: ۲۷۵ھ)، السنن، بیروت، دار الرسالۃ العالمیۃ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۳۰ھ، : رقم: ۲۲۱۱، : ۳/ ۵۳۳

Abu Dawud, Suleiman bin Al-Ash'ath Sajistani (died: 275 AH), Sunan, Beirut, Dar al-Risalat al-Alamiya, al-Tabbat al-Awaliyyah, 1430 AH,: Number: 2211,: 3/533

[3] ا۔ کرنتھیوں: ۷: ۱ تا ۴۔

1 Corinthians 7:1-4.

اسلام میں عیسائیت کے برخلاف ہر مرد وزن جو کسی بھی طرح بے نکاح ہو اُسے نکاح کی ترغیب دی گئی ہے بشرطیہ کہ وہ نکاح سے متعلقہ حقوقِ واجبہ کو ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔ لہذا قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ. وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ۔[2]

اور اپنے بے جوڑوں کے نکاح کر دیا کرو، اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں نکاح کر دیا کرو اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت والا ہے سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور جن کو بیاہ کا مقدور نہ ہو وہ پاکدامنی کو اختیار کئے رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ.[3]

[1] یرمیاہ: ۲۹، ۶۔

Jeremiah: 29, 6.

[2] قرآن: ۲۴، ۳۲، ۳۳

Quran: 24, 32, 33

[3] قرآن: ۳۰، ۲۱۔

Quran: 30, 21.

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف مائل ہو کر آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

عیسائت کے برخلاف اسلام میں ایک مرد اپنی یا دیگر خواتین کو بدکاری سے محفوظ رکھنے کے لیے چار شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے، لیکن یہ امر بھی مشروط ہے حقوق کی ادائیگی پر قدرت رکھنے کے اور اگر قدرت اتنی خواتین کے حقوق کی ادائیگی کی نہ ہو تو پھر فقط ایک ہی زوجہ رکھے۔ قرآن میں حکم ہے کہ۔

فَٱنكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ مَثۡنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَۖ فَإِنۡ خِفۡتُمۡ أَلَّا تَعۡدِلُواْ فَوَٰحِدَةً أَوۡ مَا مَلَكَتۡ أَيۡمَٰنُكُمۡۚ ذَٰلِكَ أَدۡنَىٰٓ أَلَّا تَعُولُواْ۔[1]

جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو، تین تین، یا چار چار ان سے نکاح کر لو اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ عورتوں سے انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی عورت سے نکاح کرو یا باندی سے تعلق رکھو جس کے تم مالک ہو اس طرح تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔

بائبل کی تعلیمات کی طرح قرآن میں بھی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنے کی سخت تاکید و ترغیب کی گئی ہے یہاں تک کہ اگر بیویوں میں کچھ بُرائی ہو تب بھی شوہروں کو حکم ہے کہ وہ اچھی طرح گزارا کریں۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلۡمَعۡرُوفِۚ فَإِن كَرِهۡتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰٓ أَن تَكۡرَهُواْ شَيۡـٔٗا وَيَجۡعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيۡرٗا كَثِيرٗا.[2]

اور (جو تمہاری بیویاں ہیں) ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو سہو۔ پھر اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو عجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی پیدا کر دے۔

---

[1] قرآن: ۴: ۳۔

Qur'an: 4:3.

[2] قرآن: ۴: ۱۹۔

Quran: 4, 19.

عیسائیت میں نکاح نہ کرنے کو بہتر قرار دیا گیا ہے لیکن اگر پاکدامن رہنا مشکل ہو تو نکاح کے ذریعہ عزت کی تحفیظ کی جاسکتی ہے جبکہ اسلام نے شہوت کو ایک فطری امر قرار دیتے ہوئے اِسے انسانی ضرورت کے درجے میں رکھا ہے اور ترغیب دی ہے کہ مرد و زن میں سے کوئی صنف بغیر نکاح کے نہ رہے۔

۶۔بدکاری پر سزا

بائبل اور قرآن میں معاشرے کو بدکاری سے محفوظ کرنے کے لیے اچھے اخلاق و کردار سازی، پردہ اور نکاح جیسے اہم امور کے بعد بدکاری کے انسداد کے لیے کچھ سزائیں بھی بتائی گئی ہیں، ان سزاؤں کے اجراء کا مقصد بدکاری سے لوگوں کو اس طور پر روکنا ہے کہ مرتکبین کی ایسی حالت دیکھایا جائے کہ لوگ عبرت حاصل کرتے ہوئے نفسیاتی اعتبار سے بدکاری کے قریب بھی نہ جائیں چناں چہ بائبل میں مذکورہ ہے۔

پر اگر یہ بات سچ ہو کہ لڑکی میں کُنوارے پن کے نِشان نہیں پائے گئے۔ تو وہ اُس لڑکی کو اُس کے باپ کے گھر کے دروازہ پر نِکال لائیں اور اُس کے شہر کے لوگ اُسے سنگسار کریں کہ وہ مَر جائے کیونکہ اُس نے اِسرائیل کے درمیان شرارت کی کہ اپنے باپ کے گھر میں فاحِشہ پن کیا۔ یُوں تُو اَیسی بُرائی کو اپنے درمیان سے دفع کرنا۔ اگر کوئی مَرد کِسی شَوہر والی عَورت سے زِنا کرتے پکڑا جائے تو وہ دونوں مار ڈالے جائیں یعنی وہ مَرد بھی جِس نے اُس عَورت سے صُحبت کی اور وہ عَورت بھی۔ یُوں تُو اِسرائیل میں سے اَیسی بُرائی کو دفع کرنا۔[1]

اگر کوئی اَیسی عَورت سے صُحبت کرے جو لَونڈی اور کِسی شخص کی منگیتر ہو اور نہ تو اُس کا فِدیہ ہی دِیا گیا ہو اور نہ وہ آزاد کی گئی ہو تو اُن دونوں کو سزا مِلے لیکن وہ جان سے مارے نہ جائیں۔ اِس لِئے کہ وہ عَورت آزاد نہ تھی۔[2]

تاکہ تُجھ کو بُری عَورت سے بچائے یعنی بیگانہ عَورت کی زُبان کی چاپلُوسی سے۔ تُو اپنے دِل میں اُس کے حُسن پر عاشِق نہ ہو اور وہ تُجھ کو اپنی پلکوں سے شِکار نہ کرے۔ کیونکہ چھنال کے سبب سے آدمی ٹُکڑے کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ اور زانیہ قیمتی جان کا شِکار کرتی ہے۔ کیا مُمکِن ہے کہ آدمی اپنے سِینہ میں آگ رکھّے اور اُس کے کپڑے نہ

---

[1] رومیوں:۷:۲،۳

Romans: 7:2, 3

[2] احبار:۱۹:۲۰۔

Leviticus: 19:20.

جلیں؟ یا کوئی انگاروں پر چلے اور اُس کے پاؤں نہ جُھلسیں؟ وہ بھی اَیسا ہے جو اپنے پڑوسی کی بیوی کے پاس جاتا ہے۔ جو کوئی اُسے چُھوئے بے سزا نہ رہے گا۔ چور اگر بُھوک کے مارے اپنا پیٹ بھرنے کو چوری کرے تو لوگ اُسے حقیر نہیں جانتے۔ پر اگر وہ پکڑا جائے تو سات گُنا بھرے گا۔ اُسے اپنے گھر کا سارا مال دینا پڑے گا۔ جو کسی عَورت سے زِنا کرتا ہے وہ بے عقل ہے۔ وُہی اَیسا کرتا ہے جو اپنی جان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ وہ زخم اور ذِلّت اُٹھائے گا اور اُس کی رُسوائی کبھی نہ مِٹے گی۔ کیونکہ غَیرت سے آدمی غضب ناک ہوتا ہے اور وہ اِنتقام کے دِن نہیں چھوڑے گا۔ وہ کوئی فدِیہ منظُور نہیں کرے گا اور گو تُو بُہت سے اِنعام بھی دے تَو بھی وہ راضی نہ ہو گا۔[1]

کیونکہ خُداوند خُدا یُوں فرماتا ہے کہ مَیں اُن پر ایک گُروہ چڑھا لاؤُں گا اور اُن کو چھوڑ دُوں گا کہ اِدھر اُدھر دھکّے کھاتی پِھریں اور غارت ہوں۔ اور وہ گروہ اُن کو سنگسار کرے گی اور اپنی تلواروں سے اُن کو قتل کرے گی۔ اُن کے بیٹوں اور بیٹِیوں کو ہلاک کرے گی اور اُن کے گھروں کو آگ سے جلا دے گی۔ یُوں مَیں بدکاری کو مُلک سے مَوقُوف کرُوں گا تاکہ سب عَورتیں عِبرت پذیر ہوں اور تُمہاری مانِند بدکاری نہ کریں۔[2]

قرآنِ مجید میں بھی بائبل کی طرح زنا پر سخت سزا دینے کا حکم وارد ہے۔

ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِي فَٱجْلِدُوا۟ كُلَّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِا۟ئَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ.[3]

---

[1] امثال:۶،:۲۴ تا ۳۵۔

Proverbs 6:24-35.

[2] حزقی ایل:۲۳،:۴۶ تا ۴۸

Ezekiel:23, 46-48

[3] قرآن:۲۴،:۲۔

Quran: 24, 2.

بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو دونوں میں سے ہر ایک کو سو دُرّے مارو۔ اور اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے قانون کو نافذ کرنے میں تمہیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے۔ اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو۔

سو(۱۰۰) کوڑے غیر شادی شدہ مرد وزن کے لیے ہے جبکہ اگر شادی شدہ مرد و عورت اس فعل کا ارتکاب کریں تو انہیں رجم (سنگسار) کرنے کا حکم دیا ہے، یہ حکم قرآن میں لکھا ہوا تھا لیکن بعد میں قرأت کے اعتبار سے منسوخ ہو گیا مگر بطورِ حکم باقی رکھا گیا ہے۔[1]

نتائج بحث

مذکورہ بالا بحث سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کیا جا سکتا ہے۔ عفت کے لیے دونوں مذاہب میں عورتوں کو گھر ٹھہرنے کی ترغیب دی گئی ہے جبکہ اسلام میں یہ امر زیادہ سختی سے دیا گیا ہے۔ بوقتِ ضرورت گھروں سے باہر جانے پر خواتین کو پردے کا حکم دیا گیا ہے، عیسائیت میں عورت کے لمبے بال اور سر پر دوپٹہ (اوڑھنی) رکھنے جبکہ اسلام میں مکمل جسم کو ڈھانکنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پاکدامنی کے حصول کے لیے عورتوں کو اپنے خاوندوں کے ماتحت رہنے کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اطاعت میں رہیں۔ عورت اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے نفس پر قابو پائے اور سادگی اپناتے ہوئے اپنی نفسانی خواہشات کو دبائے رکھے۔ عیسائیت میں نفسانی خواہشات کو ساری زندگی دبائے رکھنا بہتر ہے لیکن اگر اندیشہ بدکاری کا ہو تو شادی کی اجازت دی گئی ہے، جبکہ اسلام میں حقوق کی ادائیگی سے مشروط شادی کی ترغیب دی گئی ہے اور بے جوڑ رہنے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ بدکاری سے روکنے کے لیے دونوں مذاہب میں زنا کے لیے سخت سزائیں جیسے کوڑے مارنا اور سنگسار کرنے کے احکامات مذکور ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

---

[1] ابن ماجۃ، محمد بن یزید القزوینی (المتوفی:۲۷۳ھ)، سنن ابن ماجہ، لاہور، ۱۳۱۱ھ،: رقم: ۲۵۵۳،: ۲/ ۸۵۳

Ibn Majah, Muhammad bin Yazid al-Qazwini (died: 273 AH), Sunan Ibn Majah, Lahore, 1311 AH,: Number: 2553,: 2/853